GUMAN گُمان
VOL 7, ISSUE 3, 2024
E(ISSN) 2709-4162, P(ISSN) 2709-4154
https://guman.com.pk/index.php/GUMAN

"The Short Story Collection 'Aas Paas' in the Mirror of Feminist Issues"

افسانوی مجموعہ "آس پاس" تانیثی مسائل کے آئینے میں

Dr. Muhammad Khurram Yasin
Lecturer, Govt. College Women Univesity, Sialkot - **(Corresp.Author)**
khuram.yasin@gcwus.edu.pk
Dr. Muhammad Awais Saleemi
Assist. Controller of Examination, Govt. College Univeristy, Fsd.
mawaissaleemi@gmail.com
Dr. ... rooq
Assi... cer
Fais...
ghu... ail.com

SCAN ME

Abstract
Ahmed Nadeem Qasmi's short stories, particularly those in "Aas Paas," illuminate the struggles and resilience of women navigating a patriarchal society. Through characters like Khani and Gulzar, Qasmi exposes the limitations imposed by societal expectations and economic dependence on men. Their stories showcase the challenges of reconciling societal pressures with personal desires, often leading to emotional turmoil and unfulfilled dreams.Beyond individual narratives, Qasmi paints a broader social commentary. Gender norms and expectations pervade, objectifying women and restricting their choices. Characters like the female short story writer in "Bhari Duniya Mein" face marginalization based solely on appearance. This collection explores the yearning for love and connection, a constant battle against societal constraints that hinder women's autonomy while "Churil" takes a somber turn, depicting the plight of a woman during the Partition. Loss and trauma lead to mental instability, further ostracized by the villagers who brand her a witch. This story highlights the vulnerability of women in conflict, their resilience in the face of immense loss, and the societal stigma surrounding mental health.By portraying these diverse experiences, Qasmi challenges conventional notions of femininity. He exposes the deep-seated prejudices and gender inequalities that hinder women's emotional well-being and self-determination. His work serves as a call for greater understanding, empathy, and societal change. Qasmi's stories are not just reflections of reality, but catalysts for change, urging readers to confront the complexities of gender dynamics and advocate for a more just and equitable world. This article brings into limelight Qasmi's feminist criticism approach in "Aas Paas"

Keywords: *Feminism, Partition, Ahmad Nadeem Qasmi, witch, World War*

GUMAN
گمان
VOL 7, ISSUE 3, 2024
E(ISSN) 2709-4162, P(ISSN) 2709-4154
https://guman.com.pk/index.php/GUMAN

عظیم جنگِ ،چڑیل ، تقسیم ،تانیثیت ،قاسمی ندیم احمد

نظم کی ان تھی۔ گونجتی آواز کی انسانیت سے قلم کی جن تھے ادیب ایسے ایک قاسمی ندیم احمد ان ، المیے کے اورتقسیم ودوم اول عظیم ہیں۔جنگِ ملتے اشارات سے بہت کے دوستی انسان میں نثر و ۔ان ہیں موضوعات پسندیدہ کے ان مسائل کے زندگی اوردیہی اثرات پر باشندوں کے برصغیر کے نظر سرگرداں میں کھوج کی بازیابی اور محرکات کے نامی گم کی تشخص انسانی وہ میں موضوعات ملتا رجحان کا ہمدردی زیادہ ساتھ کے کرداروں خواتین نسبت کی مردوں میں افسانوں کے ان ہیں۔ آتے میں" پاس آس" طرح کی مجموعوں افسانوی دیگر کے ان جذبات کے گساری غم ساتھ کے ۔خواتین ہے پیاری" کی کلرک ہیڈ مصروف ،"خانی"سہارا بے میں مجموعے اس چنانچہ ہیں۔ موجود اتم بدرجہ بھی فوجی والے مرنے میں لیبیا ،"لڑکی صورت کم"قبول ناقابلِ والی لکھنے افسانے خوبصورت ،"بیگم مہری سر تر م تما کی شوہر بھی میں عمر آخری ،"حسینہ بدوش خانہ" کرتی رقص ،"بیوہ فروش جسم"کی و حسین مبتلا میں کوشش کی چھڑانے جان سے منگیتر بیمار ،"شاہدہ"شعار خدمت کی اس باوجود کے شادی سے حوالدار اور عشق سے شاعر ،"کلثوم"محبوبہ کی عاشق ناکام منتظر کے موت،"شمسو" جمیل بوڑھی" والی سننے خبر کی شہادت کی بیٹوں فوجی جوان تین دیگرے بعد یکے ،"گلزار" والی کرنے والی دینے جنم کو بچے پر ڈھیر کے پتھروں کر گنوا ناموس و عزت میں فسادات کے اورتقسیم " ماں رہے سہہ کو فسادات کے تقسیم کہیں ، ہیں جکڑے میں جبر معاشرتی جوکہیں ہیں کردار ایسے"چڑیل" ،ہیں جھنجوڑتے کو ضمیر کے قارئین کردار سب یہ ہیں۔ ہوئے گھرے میں مسائل معاشی کہیں اور ہیں قاسمی ندیم ہیں۔احمد دیتے دعوت کی حل کے مسائل پر بنیادوں مستقل اور ہیں کرتے آغاز کا مباحث نئے سامنے کو مسائل حقیقی جڑے سے زندگی اور ہے کیا پیش سے مشاقی بہت کو کرداروں سبھی ان نے ہے۔ کی کوشش کامیاب کی لانے

ایک بھرپور سے امنگوں جوان ہزاروں چھپی میں دل"اکیلی"افسانہ پہلا کا "پاس آس" کوئی تواسے نہ لیکن ہے رہی اتر سفیدی میں سر کے جس ہے قصہ کا "خانی" لڑکی سہارا بے ایسی رخصت سسرال سے عزت اسے جو ہے بچا بڑا ایسا کوئی میں گھر ہی نہ اور ہے میسر سہارا جذباتی کے اس کفالت کی جمو عرف" خان جمعہ"بھائی ٹا چھو اور ہیں ہوچکے فوت کےوالدین خانی کرسکے۔ قدم باہر سے گھر اُسے سے وجہ کی جس ہے جڑا سے دیہات مکان و زمان کا افسانے ہے۔ ذمے اسےجمو سبب ہے۔اسی سامنا کا قباحتوں معاشرتی کی قسم کئی پر کرنے مزدوری محنت یا رکھنے کر سمجھ سوچ بہت وہ ہے۔ پڑتا گزرنا سے مشکلات متعدد لیے کے بسر گزر اپنی خود اور کفالت کی اس اور تھی تھمائی والدنے کے اس قبل سے وفات جو ہے کرتی خرچ پیسہ ایک ایک سے میں تھیلی اس گی رکھے نہیں پاؤں باہر سے گھر بھی کبھی وہ کہ تھی دی ڈال زنجیر کی ے وعد اس میں پاؤں کے کا خانی جائے۔ بن کفیل کا اس اور لگے کمانے کھانے کچھ ، ہوجائے بڑا جمو بھائی کا اس کہ یہ تاوقت سے ہی بچپن اسے اور تھا ہوتا شمار میں گھروں اچھے کے دیہات میں وقار اور شرافت کہ چوں گھر وہ بھی بعد کے وفات کی لیےوالدین اس تھا گیا رکھا پر فاصلے مخصوص ایک بھی سے عمروں ہم اپنے سہیلیاں کی اس تو جانب ۔ایک تھی رہی گزار زندگی تنہا اور پائی چھڑا نہ جان سے مشق اس کی بچپن

صورت ہر جسے تھا معیار وہ کا وقار اور شرافت خاندانی جانب دوسری اور تھیں برابر کے ہونے نہ مشکل کر رہ گھر وہ چنانچہ تھی۔ رہی رہو شکا کا مسائل نفسیاتی اور غربت وہ رکھتے رکھتے قائم میں اور جاتی لینے پانی پر پنگھٹ تو نہ طرح کی پنہاریوں دوسری لیکن کرلیتی قناعت پر کرنے گزارہ سے منسوب سے خاندان یا ذات کی اس بات اخلاقی غیر بھی کوئی سے جس اٹھاتی قدم ایسا کوئی ہی نہ ذہنی ، جذباتیت ضروری غیر وہ اور ہے تی گزر سے تیزی عمر کی خانی میں فکروں انھی ۔ ہوسکے نوجوان ایک میں واقعات و حالات ان ۔ ہے جاتی بڑھتی جانب کی مایوسی اور امیدی نا ،تناؤ اور دباؤ سے چھٹ خانی تو ہے لایا چرا بیر سے کھیت کے ان وہ کہ ہے کرتا تنگ پر بات اس کو جمو جب اسلم اور جھگڑے ہے۔ بناتی نشانہ کا طنز سے وجہ کی الزام کے چوری کوبیر اسلم اور ہے ڈانٹی کو جمو لاشعوری اور ہے دکھتا سہارا نفسیاتی میں صورت کی اسلم کو خانی باوجود کے ماحول اس کے تناؤ پیدا جذبات کے محبت لیے کے اس میں دل کے اسلم کہ جب لیے کے اسلم میں دل کے اس پر طور گھڑا کا پانی وجہ بنا ہوکر مبتلا میں وحشت کی تنہائی خانی جب میں رات ایک کی ساون ہیں۔ ہوجاتے لیتی پناہ میں چوپال کے اسلم مجبوراً وہ اور ہے ہوجاتی طوفانی بارش اچانک ہے نکلتی باہر لیے واپس کر ڈر خانی لیکن ہے پکارتا سے پیار اسے جو ہے ہوتی سے اسلم ملاقات اتفاقی کی اس ہے۔یہاں ۔ ہے لگادیتی دوڑ جانب کی گھر

کی جن لڑکیاں ایسی خانی کہ یہ ہے۔اول کرتا اجاگر کو مسائل تانیثی کئی کردار کا خانی میں افسانے اس کو رویوں کے لوگوں سے خود طورپر معاشرتی اور ہے جاتی کی میں ماحول سخت زیادہ تربیت کا اشکالات و التباسات کے قسم کئی ساتھ کے گزرنے عمر وہ ، جاتا دیا نہیں پرکھنے اور سیکھنے باتوں چپڑی چکنی جلدچند کو لڑکیوں ایسی ہیں۔ کھاسکتی دھوکا سے سےآسانی لوگوں ہوکر شکار لاکھوں نہیں ں ہزارو ایسی کہ یہ دوم ہے۔ جاسکتا کیا استحصال اور پھنسایا میں جال کے محبت سےعشق خطِ ،ہو رہا نہ وارث والی کا جن ہیں مجبور پر گزارنے زندگی کی تنہائی میں معاشروں ایسے خواتین گھر ،ہوں زور کم والدین ،ہو مائل سیاہی یا گندمی گہرا رنگ ،ہوں رہی گزار زندگی نیچے سے غربت جوڑ جوبے اور آتے نہیں رشتے اچھے عموماً کے لڑکیوں ایسی ہوں۔ مسائل کے جہیز یا ہو نہ اچھا پاتے نہیں چل دیر زیادہ تو یا رشتے ۔ایسے ہے جاتا کرلیا قبول کر سمجھ قسمت انھیں ہیں آتے رشتے متاثر پر سطح نفسیاتی زندگی کی اولاد میں النظر بادی اور کی فریق ایک کسی میں ان تو ہیں چلتے اور یا حال خوش طورپر معاشی خواتین زیادہ میں معاشرے ایسے پاکستان کہ یہ سوم ہے۔ رہتا امکان کا ہونے جاتا بڑھتا خلفشار ذہنی سے حوالے کے شادی ساتھ ساتھ کے گزرنے عمر لیے اس ہیں نہیں مختار خود کی متعلقین کے ان سے اس ۔ ہیں کرتی میں انداز مناسب غیر طورپر لاشعوری وہ اظہار کا جس ہے کے ان تو یا تو ہوں مبتلا میں سرگرمیوں معاشی خواتین ایسی اگر کہ یہ چہارم ہیں۔ ہوتی متاثر زندگیاں کو خود کرتے کرتے کفالت تو ہوں رہی کر کفالت کی گھر وہ اگر اور کرتے نہیں شادی جلدی والدین وجہ کی استحکام معاشی میں رشتوں والے آنے لیے کی ان بعد کے عمر ایک یوں ہیں۔ کردیتی فراموش ضمن کے وقار اور عزت کی گھر خواتین ایسی خانی کہ یہ پنجم ۔ ہے ہوتا نمایاں عنصرزیادہ کا لالچ سے لا حالی خوش میں زندگی کی ان جو ہیں رہتی ناکام میں کرنے تلاش کو سفر ہم ایسے لیے اپنے میں

حل جلد کا مسائل ایسے کے ان ، ہیں ہوتی فعال میں سلسلے اس جو خواتین وہ برعکس کے اس سکے۔
خاندانوں کے ان اور خواتین مستحکم غیر طورپر سیاسی اور معاشی ،سماجی کردار کا خانی ۔ ہے آتا نکل ہے۔ جاتا چھوڑ سوالات سے بہت میں بارے کے
بہت سے وفات کی والدین اور قسمت اپنی وقت یک بہ اسے میں جس کیجیے ملاحظہ روپ یہ کا خانی اظہار کا خلفشار ذہنی گہرے کے اس اور ہیں نمائندہ کے لاشعور کے اس الفاظ کے اس ۔ ہیں گلے سے Major Depressive Disorder)سکونی بے اور ناامیدی گفتگو کی اس طورپرر نفسیاتی ہیں۔ کے کشی خود یا موت کو خانی امیدی نا یہ سے حوالے ہےنفسیاتی جاسکتی کی محمول پر (MDD) طورپر لاشعوری کو خود وہ کہ ہے ہوسکتا پیدا بھی مسئلہ یہ کہ جب ہے کرسکتی مجبور پر خیالات دے۔ کر مسدود تحت کے سوچ اپنی خود راستے دیگر کے بڑھنے اورآگے لگے سمجھنے ناکارہ بالکل کیجیے ملاحظہ:
سے مزے کیسے"بولی کر لگا سے سینے اسے ۔ لگی رونے بھی خود کر دیکھ روتا کو جمو وہ پھر" دھوپ بھر دن گےوہاں کریں کیا اکیلے بیٹی بیٹا کہ سوچا نہیں یہ ہیں۔ رہے کر آرام پڑے میں قبرستان (1)"اوڑھے۔ چادر اندھیرےکی بھر رات ہیں سینکتے
اس اظہار یہ کیجیے۔ ملاحظہ اظہار کا خواہشات ناکام اور امنگوں امڈتی میں دل کے خانی سے سہیلی ہے۔ نمائندہ کا (Depression) دباؤ ذہنی کے
اسے بادل کالا دوسرا کہ ہے ہوتا معلوم تمہیں اور ہے نکلتا سورج سے بادل کالے گھرے جب ،بتاؤ تمہی" بھر نہیں جھولیاں اپنی تم سے خزانے سنہری کے دھوپ تھوڑی اب تو ہے آرہا بڑھا لیے کے جانے نگل اڑنے اوپر ناچتے ناچتے اور لگو ناچنے تم کہ چاہتیں نہیں یہ تم کیا ؟ تمہیں آتیں نہیں انگڑائیاں ؟ لیتیں سورج چاند اور ہٹوں نیلا اور تاروں اور جاؤ نکل آگے کر چیر کو بادلوں ان اڑتے اڑتے اور لگو۔ (2) "۔ جاتی سہم دباکر میں ہاتھوں دونوں سر ہوںوہ پاگل کیسی میں ، ری اور۔۔۔ہائے
جس ہے جاسکتا جانچا سے الفاظ ان تناؤ ذہنی کا خانی پر کہنے گڑیا کو بہن بڑی اور منانے کے جمو ہےگیا کیا بیان میں سے اس اور ہے احساس پورا کا غربت اپنی اسے میں:
نہ ،جھومر کا سونے نہ ،دوپٹہ کا ریشم نہ ۔ والی کپڑوں میلے ایسے پھر اور ، پتلی اتنی اور لمبی اتنی (3) " تمھاری۔ ہے گڑیا گندی بڑی ۔ ہنسلی ہی ہنسلی ایک بس جوتا۔ طلائی
رہا جاگ جذبہ کا مامتا میں اس جانب ایک لیے اس ہے رہی پال طرح کی بیٹے خانی کہ چوں کو جمو بعد کے جانے چلے مدرسے کے اس کہ ہے وجہ یہی ہے۔ سمجھتی سہارا لیے اپنے اسے وہ دوسرا ہے کا مسائل نفسیاتی کے اس بیان کا جمو ہے۔ ہوجاتی شکار کا (Hallucination) التباسات مختلف جمو ثابت خطرہ بڑا خاصا لیے کے متعلقین اپنے اور لیے اپنے مریض شکار کا نیشن ہیلوسی ہے۔ آئینہ ماردینے سے جان کو دوسروں کواور خود طورپر لاشعوری میں حالت ایسی مریض ایسا ہے۔ ہوسکتا عادی کا گزارنے زندگی کر کٹ سے سب پر طور معاشرتی مریض ہے۔ایسا سکتا لے ل مو خطرہ کا تک ہی محرک کا نیشن ہیلوسی کی اس جانب ایک ہے۔ شکار کا خرابی طرفہ دو معاملہ کا خانی ہے۔ ہوجاتا

GUMAN گمان
VOL 7, ISSUE 3, 2024
E(ISSN) 2709-4162, P(ISSN) 2709-4154
https://guman.com.pk/index.php/GUMAN

میں لاشعور کے اس البتہ ہے ہورہی سےدور سب وہ سے وجہ کی نیشن ہیلوسی جانب دوسری ہے تنہائی
کیجیے۔ ملاحظہ ہے۔ ہورہی پیدا بھی مزاحمت ایک خلاف کے اس

اور ہیں آرہی سرکتی ہولے ہولے دیواریں یہ جیسے ہے لگتا ایسا تو نا ہو جاتے چلے مدرسے جب تم"
کئی ہیں۔ آتے نظر چہرے کے رنگ رنگ ہیں۔ آتے خیال ڈراؤنے بڑے مجھے تب ہوں۔ ہی جار گھٹی میں
ہوئی پڑی میں کونے وہ جیسے بھیانک ایسے کئی گچھا۔ کا پھولوں کے آگ جیسے خوبصورت اتنے
(4)"اور۔۔۔ ناخن یہ اور دانت اتنے اتنے ہنڈیا۔

ہے جاتا بن شہزادہ سےپھول چومنے کو پھول میں جن سنانا کہانیاں کی پھول اور پری کو جمو طرح اسی
کے تنہائی کی خانی ہیں۔ دار آئینہ کی مسائل لاشعوری کے اس بھی ،ہے جاتی مر آہستہ آہستہ پری اور
کے وفات کی والدہ تھا۔ دخل عمل زیادہ سے سب کا احتیاط ضروری غیر کی والدین کے اس میں اسباب
گھر پانی کہ کیوں تھی نہ وجہ کوئی بھی کی جانے باہر تھی۔ تنہا بالکل وہ درمیان کے بھائی اور والد بعد
کے کھودینے کو داری وضع اور تھا جاتا ڈرایا طورپر ضروری غیر سے لوگوں ،تھا جاتا دیا پہنچا پر
جب میں دن ایسے ایک چنانچہ ۔ تھی جاتی دی ترغیب کی رکھنے بنائے فاصلہ سے پڑوس پاس سے ڈر
بے میں جذبات ،تھی نکلتی نہ باہر سے گھر کبھی بھی میں دنوں عام جو ،خانی ،تھی رہی برس بارش کہ
اسلم تو پہنچی میں چوپال کی اسلم کر پھنس میں بارش جب اور نکلی باہر رکھے پر سر گاگر ہوکر قابو
برپا طوفان کا جذبات میں دل کے خانی کہ جب میں لمحوں کمزور ان چاہی۔ کرنا گفتگو سے اس نے
میں دیواری چار کی گھر اور کی حاصل فرار سے وہاں ہوئے کرتے کاخیال ناموس خاندانی نے اس ،تھا
کیا۔ محسوس سکون

ملنے اجر کا اس تھی کی ریاضت جو کی پن اکیلے نے اس جیسے ہوا محسوس یوں کو خانی تو بار ایک"
دنیا وہ جیسے کردیا۔ جان بے بالکل کو جسم کے اس نے احساس شدید نہایت کے سپردگی خود ۔ ہے والا
دلا چھٹکارا سے تنہائیوں بعد کے آزمائش کڑی اور طویل بہت اسے نے خدا جیسے ،رہی نہیں اکیلی میں
میں دوبوں سے اس اور دے رکھ سر اپنا پر کندھے کے اس ،جائے لپٹ سے اسلم کہ چاہا نے اس ہے۔ دیا
سنبھالتی گاگر ،اٹھی تڑپ کرکے محسوس کو ہاتھ کے اسلم پر کندھے اپنے اچانک لیکن کرے باتیں
ہوگئی خود بے میں چکر اختتامی کے رقص وہ جیسے لگی دوڑنے یوں میں ۔۔گلیوں نکلی باہر کر جھپٹ
ہے۔" (5)

یہ لیکن ہے کیا خاتمہ کا افسانے کر دے قرار پناہ کو گھر اور فرار کی خانی یہاں نے قاسمی ندیم احمد
کرسکتی حاصل فرار سے قربت اور تنہائی اس لڑکیاں کتنی ایسی خانی کہ ہے رہتا موجود بھی پھر سوال
کے ذات ،جائیں کی کم پابندیاں ضروری غیر میں تربیت کی لڑکیوں ایسی کہ نہیں ضروری یہ کیا ؟ ہیں
کیا فراہم تحفظ انھیں بجائے کے موڑنے منھ سے وجہ کی غربت کی ان اور جائے دیا موقع کا اظہار
سکیں؟ اٹھا نہ فائدہ سے تنہائی کی ان لوگ ایسے اسلم کہ تا جائے

المیہ کا انجام کے محبتوں اور زوال کے ثباتی،حسن بے کی زندگی" دنیامیں بھری"افسانے دوسرے
اورہر ہے سناتا متکلم واحد کہانیاں یہ ہیں۔ چلتی ساتھ کہانیاں کئی وقت یک بہ میں اس ۔ ہے گیا کیا پیش
کی اورجنگ حالات ،غرضی باوجودخود کے پنپنے جذبات شدید کے چاہت میں مخالف جنسِ میں کہانی

کردار خواتین سے حوالے ۔تانیثی ہیں گئے دکھائے ہوئے ٹوٹتے ناطے رشتے سے وجہ کی کاریوں تباہ یا الحال مفلوک نہایت ، میں روپ کے طوائف بعد کے عرصے ایک تھیں کامجسمہ حسن میں جوجوانی طرح ایک پر زندگی کہ ہے ہوتا اندازہ ہیں بڑھتی آگے کہانیاں جیسے جیسے ہیں۔ گئی دکھائی بدصورت دیہاتی ایک میں کہانی پہلی ۔ ہیں بس بے آگے کے المیوں محبتیں تمام کی دنیا اور ہے طاری جبریت کی کی محبت سے لڑکی کی اس ۔ ہے آتا نظر الاپتا راگ کے حسن کے لڑکی حسین ایک کی شہر عاشق ِ اعلان خلاف کے معاشرے سارے اورگویا کیا پسند کو لڑکے دیہاتی نے اس کہ ہے یہ وجہ ایک تھا دیا سہارا کو دیہاتی ایک گو نے لڑکی اس کیا۔ بھی اظہار بھرپور کا اس اور کی محبت کرکے جنگ کرتے قبول کو محبت اس نے معاشرے اور سکا دے کیا اسے دیہاتی میں جواب لیکن تھی کی محبت اور محبوبہ اور ہیں۔عاشق سوالات بنیادی کے کہانی یہ ،دیا بندھنے نہ کیوں میں ازدواج رشتہ انھیں ہوئے جانب اس البتہ ہے نہیں موجود میں افسانے تو بیان واضح کا ان ، ہوئے جدا میں حالات مساعد نا جن کرنے محبت دو ہوسکا۔ نہ ممکن سے وجہ کی بندی گروہ سماجی ملاپ کا دونوں کہ ہے ملتا اشارہ اور ہیں ضروری بھی پابندیاں کچھ میں معاشرے ۔ ہے نہیں نیا میں معاشرے اس ہوپانا نہ ایک کا والوں چاہیے۔ جانا دیا ضرور بھی موقع کا اظہار کے پسند نا پسند اپنی کو بچوں لیکن بھی اطاعت کی والدین سکے۔ ہو نہیں مستحق تاحال کے رعایت اس خواتین میں تعداد بڑی اور مرد کے برصغیر سے بدقسمتی کی سمجھنے کو جذبات دلی کے اس نے ہی لڑکی محض کہ ہے چلتا پتہ سے باتوں کی عاشق دیہاتی کیا۔ قبول انھیں ہی نہ اور دیکھے جذبات یہ تو نہ نے کسی دیگر تھی۔ کی کوشش

کر پھسل صرف تو گرتی بوند کوئی اگر پر پتیوں تمہاری تھیں۔ پھول کا کنول مچ سچ تم دنوں ان" جھلکی سی مبہم میں سفیدی مرمریں جو ، رنگ گلابی ہلکا ہلکا کا پنکھڑیوں تمہاری ۔ لیے کے گرجانے مگر ،تھیں مجبور پر ہنسنے تم کہ لیے اس صرف تو تھیں ہنستی تم تھا۔ مشابہ کے شفق بالکل ،مارتاتھا اور باغی کے شباب عنفوان میرے نے تھا۔۔تم آمیز لذت زیادہ بھی سے ہنسی لوٹ بے تمہاری رونا تمہارا اور خوشبوؤں کو موڑ نئے اس کے زندگی میری نے ۔تم دیے سہارے پر قدم قدم کو تقاضوں اندیش کوتاہ دیہاتی خالص جو دیکھا دل میرا بجائے کے ڈھال چال میری نے تم کیا۔ مزین سے شنیوں رو سے رنگوں تھا۔"(6)

محدود تک اقرارمحبت کہے ان اور تعریف کی محبوبہ کی اس زبانی کی عاشق اور ایک قصہ دوسرا گیا کیا بیان معاشقہ نام بے کا نوجوان روزگار بے ایک سے بیوی اداس کی کلرک ہیڈ ایک میں اس ہے۔ اور شدہ شادی ایک کہ ہے ہوتا پیدا یہ سوال ہے۔ گزار درخواست لیے کے نوکری کی کلرک جو ہے ہے۔ سکتی کر معاشقہ سے جوان نو کسی کر لگا پر داؤ عزت اپنی طرح کس خاتون حال خوش بظاہر ہر کہ نہیں ضروری لیکن ہے چلتا بھر عمر میں زندگی انسانی تو سلسلہ کا ہونے متاثر سے لوگوں ایک کے نفسیات انسانی اصل در قصہ یہ جائے۔ کیا بھی عمل پر اس کر دے نام کا محبت کو پسندیدگی بیرون یا ،سکیں دے نہ وقت انھیں شوہر کے جن خواتین وہ ہے۔ رکھتا تعلق سے مسئلے پیچیدہ لیکن عام کے خواہشات اورنفسانی ی دار گھر بیگمات کی ان ، دیکھیں نہ کر مڑ پیچھے سال کئی کئی جاکر ملک خلفشار ذہنی کو انسان تک حد ایک خوف مذہبی دباؤاور ہیں۔معاشرتی سکتی بھٹک سے راست راہِ باعث

GUMAN گمان
VOL 7, ISSUE 3, 2024
E(ISSN) 2709-4162, P(ISSN) 2709-4154
https://guman.com.pk/index.php/GUMAN

ہیں۔ جاتے بڑھ کےمواقع بھٹکنے کے اس ہی ہوتے کم کے دونوں ان ، ہے بنتا ذریعہ کا بچانے سے
تیسرے کسی کو دوسرے ، ہوں شکار کا اعتنائی بے سے جانب کی حیات شریکِ اپنے جو ایسےلوگ
کہا (Limerance) لیمرنس کو حالت اس سے حوالے نفسیاتی ہیں۔ سکتے بن باعث کا کرنے قریب سے
سے رفاقت کی شخص قریبی شخص ایک میں حالات مخصوص بھی ہوئے ناچاہتے میں جس ہے۔ جاتا
(7) ہے۔ جاتا چلا قریب کے اس کرتااور محسوس دلچسپی میں دوسرے باعث کے محرومی
کر لے اسے جی شوہرلالہ کا اس ہی جلد لیکن ہے لگاتی دل سے لڑکے روزگار بے بھی خاتون یہ
شدہ شادی اس سکے۔ کھلا بھارتی سچا اور ہو پیدا وہیں بیٹا کا اس تاکہ ہے جاتا شہرچلا ایک کے بھارت
ہے پوشیدہ میں علاج کے اس رویہ بہتر سے اس لیکن ہے جاسکتا دیا قرار معیوب کو محبت کی خاتون
تمام کی نمائی خود پر میڈیا سوشل ہے۔ جاسکتا روکا تک دیر کتنی سے حرکت اس کو لوگوں کتنے ورنہ
فریق اورمناسب پر وقت کہ ہیں کرتے اشارہ جانب اس اکاؤنٹس ویڈیو کمرشل لاکھوں اور کاوشات تر
کا مسائل ان ہی رکھنا خیال کا ضروریات اور دینا وقت کو دوسرے ایک شادی از بعد اور شادی سے
کرتا یاد کو لمحات کے قربت سے محبوبہ اپنی طرح کس وہ کہ سنیے زبانی کی عاشق ہے۔ ہوسکتا حل
محبوبہ کی اس پیسے کے گپوں گول کے اس اور ہوا شروع معاشقہ کا ان میں نظاروں اشاروں جب ہے
۔ رہا چلتا سلسلہ کا چھاڑ چھیڑ پھلکی ہلکی درمیان کے ان یوں کیے۔ ادا نے

،تھی دینی اکنی کی آپ مجھے" تھا کہا نے تم تو ڈالا ہاتھ میں جیب لیے کے نکالنے اکنی نے میں جب"
کھلائے گپے گول کے اکنی مجھے نے --تم ہوا۔ نہیں ختم حساب ابھی ہوں۔لیکن دیتی دیے کو بھائی وہی
دیکھتی مجھے سے انکھیوں کن اور رہیں پڑھتی کتاب کوئی کھولے کھڑکی تک دیر بعد کے اس اور
اٹھا باہیں میں خلا نے میں مسکرائیں۔ تم کر پا نہ محتاج کا انکھیوں کن اور کتاب مجھے پھر اور رہیں۔
(8)" گئیں۔ ہٹ پیچھے کر شرما تم اور لگایا سے سینے کو ہوا کر

کا لڑکی میں ذہن کے اس لیے اس ہے رہا کر بیان بعد بہت کے جانے کے خاتون لڑکا کہ چوں قصہ یہ
کہ جب میں دور کے میڈیا سوشل ہے۔ کرتا نمائندگی بھی کی مسائل تانیثی سے بہت وہ ہے تصور جو
ڈاکٹرموجود اور اکاؤنٹس گرام انسٹا اور پیج بک فیس ، چینل ٹیوب یو ہزاروں کے تندرستی و صحت
اپنی وہ ہے۔ زیادہ نسبت کی ممالک دیگر کے دنیا مسئلہ کا موٹاپے کے خواتین میں پاکستان بھی ہیں،تب
اور آرگنائزیشن ہیلتھ ورلڈ چاہیے۔ ہونی جتنی پاتیں کر نہیں کوشش اتنی کی رکھنے برقرار کو صحت
اور خون خواتین حاملہ زیادہ سے آدھی میں پاکستان مطابق کے شمار اعدادو کے(UNICEF) یونیسف
کمی کی خوراک بھی بچے والے پلنے میں کوکھ کی خواتین ان طرح اسی ہیں۔ شکار کا کمی کی ک خورا
کا عاشق میں ضمن اس (9)ہے۔ پڑتا سے شدت بہت پر ذہانت اور قد کے ان اثر کا جس ہیں شکار کا
:کیجیے بھی۔ملاحظہ انگیز فکر اور ہے بھی بجا استفسار میں بارے کے محبوبہ

ہوں ہوچکے پیدا بچے گیارہ تمہارے تک اب طرح کی عورت ہندوستانی شریف عام میں خیال میرے"
مریض کے تلی ہوئی بڑھی طورپر مستقل چند ہوں۔ چکے چڑھ بھینٹ کی ماتا کالی تین دو شاید اور گے
(10)"۔ہوں

GUMAN گمان
VOL 7, ISSUE 3, 2024
E(ISSN) 2709-4162, P(ISSN) 2709-4154
https://guman.com.pk/index.php/GUMAN

کم یا صورت قبول ہے۔ ڈالتا روشنی پر مسئلے تانیثی اہم زیادہ سے قصوں دو پہلے قصہ تیسرا کا افسانے تو ہوں بھی غریب لڑکیاں ایسی ہے۔اگر مسئلہ بڑا ایک میں معاشرے اس شادیاں کی لڑکیوں صورت اور ایک جب افسانہ کا لڑکی نگار افسانہ ایک میں قصے ہے۔اس ہوجاتی افزوں روز شدت کی مسئلے خاتون افسانہ کہ ہے ہوتا یہ تاثر پہلا کا اس اور ہے ہوتا متاثر سے اس وہ تو ہے پڑھتا مرد نگار افسانہ جب ہے بات کی وقت اس افسانہ یہ کہ ہے بتاتا مکان و زمان کا افسانے ہے۔ لکھوایا سے اور کسی نے آج تھا۔ نہ عام اور آسان اتنا بہت کرنا اظہار کا جذبات اپنے لکھنااور افسانہ لیے کے خواتین کی برصغیر کا جذبات کے ان پر نام کے وناموس ت عز سال سینکڑوں لیکن ہیں میسر آزادیاں کی قسم کئی کو خواتین مخصوص ایسے ٹاک ٹک اور میڈیا سوشل وہ پر ہونے میسر آزادی سے وجہ اسی ہے۔ گیا گھونٹا گلا حد بے راستہ کا اعتدال میں ضمن اس ہیں۔بہرحال آتی نظر فعال زیادہ نسبت کی مردوں پر فورمز اس خاتون والی کرنے داری گھر کوئی کہ ہے ہوتا پرحیران بات اس متکلم واحد لیے اسی ہے۔ ضروری ۔ ہے سکتی لکھ بھی افسانہ خوبصورت داراور جان قدر

عمر نے جنھوں عورتیں وہ ہیں۔ سکتی لکھ افسانہ بھی عورتیں کی ہندوستان کہ ہے کرسکتا تصور کون" کی جن ،ہیں گرفتار بھر عمر میں چکر کے تک بستر سے چولھے جو ،رکھا نہ قدم باہر سے ڈیوڑھی بھر جو ۔ رہے ہوتے جذب آنچلونمیں کے ان آنسو کے جن اور رہیں بھنچی میں لبوں کے ان ، مسکراہٹیں نہ نام کا خاوند سے زبان اپنی تک دم مرتے نے ہنسیں۔جنھوں میں تنہائیوں اور روئیں میں تنہائیوں میں اوٹ کی خانے بالا چاند لیے کے جن اور ناپا ذریعے کے وسعت کی صحن کو آسمان نے لیا۔جنھوں (11) ہوگیا۔ غروب ہی جاتے

خوبصورت میں بھر ہے۔دنیا آتا سامنے مسئلہ اور ایک کا تانیثیت میں اس ، ہے بڑھتا آگے ہی جوں افسانہ مصوری ،گلوکاری ،اداکاری والی رکھنے تعلق سے لطیفہ فنونِ ہے۔ جاتی کی پیش نیاز جبین کو چہروں لینا دلچسپی میں ذات کی ان زیادہ سے فن کے عموماًان ہوکر متاثر لوگ سے خواتین لکھتی اورفکشن عمومی طرح کی آواز و الفاظ کے ان ہیں۔ لیتے کر وابستہ توقعات بڑی بڑی اور ہیں کردیتے شروع افسانہ ملاقات کی مداح متکلم واحد جب لیے اس ۔ گی ہوں خوبصورت بھی خود وہ کہ ہے ہوتا تاثریہ وہ تو ہے دیتی دکھائی مختلف بالکل نسبت کی الفاظ انگیز سحر اپنے وہ اور ہے ہوتی سے خاتون نگار تولتا میں خوبصورت کی چہرے محض کو شخصیت کل کا اس وہ ۔ ہے کوستا کو آپ اپنے پر ملاقات اس کی متکلم جوواحد ہے مقام وہ کا تکلیف اور توقیری بے ،عزتی بے یہ لیے کے کار فن بھی ۔کسی ہے تمام وقت دیکھنے رشتے اکثر رویہ یہی ،نہیں ہی خاتون نگار افسانہ ایک ہے۔ محمول پر کمینگی فکری :کیجیے ملاحظہ ہے۔ جاتا رکھا روا ساتھ کے خواتین صورت کم

کی جن تھے کہاں گال وہ ۔ تھیں کہاں وہ تھے جلائے چراغ نے آنکھوں بڑی بڑی جن میں تصور میرے" تنہا میری نے رس کے جن تھے کہاں ہونٹ وہ تھا۔ دیا نکھار کو تک خزاؤں میری نے جھلک مرمریں آج میں ۔ تھا کہاں سب بال۔یہ لانبے وہ ،بدن چھریرا وہ ، قد سا بوٹا وہ تھے۔ دیے گھول خمار میں راتوں چندھی کی پلکوں بے اور آئیں چھوڑ کہاں کو سرمائے اس اپنے تک آخر کہ سکا سمجھ نہیں یہ تک

GUMAN گمان
VOL 7, ISSUE 3, 2024
E(ISSN) 2709-4162, P(ISSN) 2709-4154
https://guman.com.pk/index.php/GUMAN

کہاں جٹائیں رونق بے بھوسیلی اور بدن بدھا ، قد ٹھنگنا ،ہونٹ پھیلے پھٹے اور گال پچکے اور آنکھیں
(12)"تھیں۔ لائیں اٹھا سے

خوبصورت اور باک ہے ،دل فراغ کی فوجی والی ہوجانے فوت میں جنگ کی لیبیا میں بعدکہانی کے اس
پیٹ اپنا اور بہلانے دل کے لوگوں اب لیکن تھی استعارہ کا عصمت و عزت کبھی جو ہے ذکر کا بیوی
اور لکھےگئے ناول سے بہت میں تناظر عالمی پر موضوع اس ۔ ہے کرتی فروشی جسم لیے کے پالنے
بہت ایک میں جس ہے بھی(Malèna) 2000میلینا ایک سے میں فلموں ان ہیں۔ چکی جا بنائی فلمیں
جاتا دیا کردار کا کرنے پیش روپ کا ؑ مریم حضرت میں جلسوں کے عیسائیت کو خاتون خوبصورت
شوہر فوجی کے اس لیکن ہے جاتا گزارا سے میں بازاروں کر اٹھا پر کاندھوں کو تخت کے اس اور ہے
بھوک بالآخروہ ۔ ہیں کرتے استحصال کا اس سب ، ہے مانگتی مدد سے جس جس وہ بعد کے وفات کی
خاتون خوبصورت ہی ایسی بھی نے قاسمی ندیم احمد ۔ ہے ہوجاتی منسلک سے پیشے اسی آکر تنگ سے
دکھا بہلاتے دل کا لوگوں بعد کے شہادت میں جنگ کی شوہر فوجی ، تھا کرتا عزت کوئی ہر کی جس کو
گزارنے وقت ساتھ کے اس جو ہیں دی نے فوجیوں انھی بھی ضروریہ اشیائے کو اس کہ تک یہاں ہے یا
کا اس ہے ہوتا محظوظ سے حسن کے اس اور ہے گزارتا وقت ساتھ کے اس جو متکلم واحد ہیں۔ آتے
کیجیے ملاحظہ بیان:

"کے لیبیا خاوند نوجوان تمھارا ،ہو حسینہ دل فراخ سے سب کی گاؤں اس تم کہ ہوا معلوم مجھے میں بعد
کے جس اور ہے پست چاردیواری کی جس ہو رہتی اکیلی میں گھر اس تم اور ہے مرچکا پر محاذ
کیے پیش کے سپاہیوں فوجی بعد کے شام تم ہے۔ جاتی کھل سے چھونے محض زنجیر کی دروازے
ایک نے دار تعلقہ ایک کے لکھنؤ جو ہے بستر ایک پاس تمہاے اور ہو لگاتی عطر کے قسم ہوئےقسم
چمڑے ہاتھ کے سپاہی فوجی ایک بستر یہ نے باورچی پنجابی اور تھا دیا میں انعام کو باورچی پنجابی
مرتے تم کہ کردیا حوالے تمھارے پر شرط اس بستر یہ نے سپاہی ڈالااور بیچ عوض کے چھاگل ایک کی
اور کاٹو میں آنکھوں کر لیٹ پر اس تو ہوسکے اگر اور سوؤ اکیلی پر اس میں یاد کی اسی صرف تک دم
(13)"۔تارے

وجودیت تانیثی کردار کا بیگم میں اس ہے۔ کا بیگم کی اس اور افسر سرکاری ایک قصہ آخری کا افسانے
میں خدمت کی اس اور ہے کرتی محبت سے شوہر اپنے جو ہے خاتون ایسی ایک وہ ہے۔ اٹھاتا سوال پر
در شوہر ہے۔ نہیں خوش سے اس شوہر کا اس باوجود کے اس ۔ چھوڑتی نہیں فروگزاشت دقیقہ کوئی
کی شرابے شور کے گرد ارد اور بوجھ ضروری غیر کے دفتر ،کتوں کے پڑوس اور ہے بیمار حقیقت
۔ پاتا کرنہیں لیکن ہے چاہتا کرنا اظہار کا محبت سے بیگم وہ سے وجہ کی جس ہے آچکا تنگ سے وجہ
کرتا،اسے نہیں نظر صرفِ سے کوتاہیوں چھوٹی چھوٹی کی اس کر چھوڑ کو خدمات بڑی کی بیگم وہ
کو زمین بس میں عالم کے غصے چھوڑتی۔ نہیں کسر کوئی میں خدمت کی اس بھی پھر ۔بیگم ہے ڈانٹتا
دل کے مرد نتیجتاً ہے۔ گئی دی تربیت کی اسی اسے کہ کیوں دیتی نہیں جواب کوئی ، ہے رہتی گھورتی
ہے رہتا باقی سوال یہ باوجود کے اس ہیں۔ ہوجاتے پیدا جذبات کے ہمدردی اور نرمی لیے کے اس میں

سے عمل طرزِ مکرر کواس مرد تک دیر کتنی اور ہیں پا دیر کتنے یہ ،ہے وقعت کیا کی جذبات ان کہ
ہیں؟ رکھتے طاقت کی رکھنے روکے

آخر پر... کان تمھارے مگر ہے کیا منع مرتبہ کئی نے میں تمھیں سے رکھنے پھول گرد ارد کے تکیے"
لحاف چوڑے لمبے اتنے اور چارتکیوں پر ان اور پلنگ بڑے اتنے لیے کے انسان پتلے دبلے ایسے مجھ
،ہوں رہا بول میں کہ ہے رہا اعتراض ہمیشہ پر عادت اس تمھاری مجھے تھی۔بھئی ضرورت کیا کی
،ہوجاؤ خفا ،بولو کچھ ،کرو بات کوئی ہو۔ جارہی گھورے ،ہو رہی ر گھو کو فرش تم اور ہوں جارہا بولے
میرے ،ہو دھوتی کپڑے میرے ،ہو کرتی پالش جوتے میرے تم کردو...شاہدہ انکار سے ماننے بات میری
ہو۔تمھارے روتی خوب خوب پر خفگی سی ذرا میری اور ہو دابتی پاؤں میرے ،ہو کرتی تیار کھانا لیے
رفیقہ میری ہے ہوتا شدیداحساس کتنا کا اہمیت مجھےاپنی اور ہے آتا رحم کتنا پر تم مجھے کر دیکھ آنسو
(14)"!احیات

خاندان اور کرنا مسلط مرضی اپنی پر ان ،لینا نہ رائے میں بارے کے رشتے سے خواتین "کرن"افسانہ
کی بچیوں کر ھ بند میں بندھنوں کے برادری ذات محض باوجود کے ہونے میسر رشتے باہربہتر سے
امیر ایسے ایک"شمسو" کردار بنیادی کا افسانے ہے۔ لاتا غور زیرِ کو مسائل ایسے کرنے تباہ کو زندگی
والدین کے شمسو ہے۔ جاتا دیکھا سے نگاہ کی احترام و عزت ہےجسے رکھتی تعلق سے خاندان دیہی
سے کاج کام گھریلو اور ہے ہوجاتی سر خود کچھ وہ سبب کے جس ہیں پالتے سے نعم و ناز بہت اسے
بجا پر اس اور احساس مکمل کا وجود اپنے اسے اور ہے حسین اور جوان ہے۔شمسو رہتی دور بھی
میں گاؤں سارے جو ہے جاتی کردی سے شہباز زاد چچا میں بچپن منگنی کی اس ہے۔ فخر طورپر
اورواپس ہے جاتا چلا لیے کے جنگ ہوکر بھرتی میں فوج شہباز ۔ ہے آپ مثال اپنی میں حسن اور جوانی
کئی لیے کے شہباز بچھڑنا کا والدین اور کاری تباہ کی جنگ ہیں۔ ہوتے چکے گزر والدین کے اس تو آتا
کو تنہائی اس ۔ ہے ہوجاتا اداس اور تنہا وہ ہے۔ ہوتا ثابت شاخسانہ کا مسائل نفسیاتی اور کےجسمانی قسم
شمسو ہے۔ شمسو محبت کی بچپن اور بیگم والی ہونے کی اس آس واحد کی اس لیے کے کرنے دور
چاہتی کردینا انکار سے شادی سے شہباز وہ اور ہے ملتی خبر کی بیماری کی شہباز زبانی کی کووالدہ
رشتہ سے شہباز کےوالدکو اس لیکن ہوتی نہیں راضی پر شادی سے شہباز بھی والدہ کی ہے۔شمسو
فیصلے کے شادی اس وہ لیے اس ہے پڑتا کرنا سامنا کا دباؤ معاشرتی کے منگنی کی بچپن اور داری
ہے کردیتی پیدا عمل رد فطری خلاف کے شہباز میں دل کے شمسو حال صورتِ ہٹتایہ نہیں پیچھے سے
رات وہ کہ ہے بڑھتی زیادہ اتنی چینی بے اور پریشانی کی اس ہے۔ گزرتی سے کشمکش نفسیاتی وہ اور
دل کے اس پر ملاقات ۔ ہے پڑتی چل مانگنے بھیک کی زندگی اپنی خود سے شہباز میں اندھیرے کے
خوش کو قارئین اختتام یہ کا افسانے ۔ ہیں اٹھتے بھڑک جذبات کے محبت کی بچپن سے دوبارہ میں
نہیں انداز نظر کو جبر معاشرتی جاری پر خواتین سے اس لیکن ہے ہوسکتی تو کاوش ایک کی کرنے
۔ جاتا دیا نہیں بھی اختیار کا فیصلے اور انتخاب جائز کے زندگی اپنی انھیں میں جس جاسکتا کیا

ہے آتا سامنے کر بن کااستعارہ جدوجہد لیے کے حقوق کے اورخواتین وجودیت کردار کا شمسو
نہیں پیدا بھی جرات اتنی میں اس ۔ ہیں رہتی ہی بس بے والدہ کی اس اور وہ آگے کے منشا کی والد لیکن

GUMAN گُمان
VOL 7, ISSUE 3, 2024
E(ISSN) 2709-4162, P(ISSN) 2709-4154
https://guman.com.pk/index.php/GUMAN

ملنا سے شہباز پاس کے اس لیے اسی سکے۔ کر انکار سے شادی اس سامنے کے والدہ وہ کہ ہوتی نفسیاتی عارضی ایک ہوجانا مند رضا لیے کے شادی فوراً کر مل سے شہباز کا اس ہے۔ بچتا حل آخری ہوسکتا۔ نہیں حل مستقل کوئی کا مرحلے کے انتخاب میں زندگی کی اس لیکن ہے ہوسکتا تو کیفیت جھلک کی اس ، تھا گیا پالا سے نعم و ناز کس اسے ،ہے بس بے میں معاملے کے شادی اپنی جو شمسو
:ہے جاسکتی دیکھی میں حصے اس کے افسانے

"دوسروں کا ہرچیز ،کہتی بات آئی من ،کرتی حاصل چیزیں مانگی تھی۔منھ سکتی گانٹھ رعب میں گھر وہ وہ اور چلاتی حکم پر ان بیٹھتی۔ بن رانی میں سہیلیوں ۔ پالیتی بھی کر وروٹھ اور مانگتی حصہ بڑا سے سعادت عین کرنا خدمت کی رانی غصیل اور مغرور چٹی گوری اس ہوئی لپٹی بھی میں کپڑوں ریشمی سمجھتیں۔" (15)

میں افسانے جسے کیجیے ملاحظہ احتجاج کا والدہ کی شمسو میں تناظر کے حالت موجودہ کی شہباز لگائے رٹ کی ماننے نہ والد کا شمسو بھی سے باتوں کھلی کی ہے۔اس جاتا دیا کر انداز نظر بہرحال
:کیجیے ملاحظہ ۔ ہے رکھتا

"سے لڑائی کی برما شہباز کہ ہے ہوئی اڑی تک ابھی ماں اور ہے منگیترچنا کا اس کو شہباز نے باپ سےگوشت جسم کے اس بروز روز لیتا۔ نہیں ہی نام سنبھلنےکا کہ ہے پڑا بیمار ایسا کچھ ہی آتے واپس مڑگیا طرح کی طوطے بانسہ کا ناک کی اس سے وجہ کی کمزوری اور ہے جارہی جھڑتی چربی اور میں پتیوں دوں۔۔۔جب دے نہ کیوں پڑیا کی سنکھیا پہلے سے کرنے حوالے کے شہباز لاڈلی اپنی میں ہے۔ (16)ہے۔ دانائی کی کہاں میں توڑنے پھول تو ہے آرہا نظر صاف ڈنک کا بچھو سے

کی اس سے وجہ کی جس ہے انتخاب غلط بلکہ ہے نہیں انتخاب اور کوئی وجہ کی اداسی کی شمسو ذہنی شدید وہ لیے اس کرسکتی نہیں سے کسی وہ چونکہ اظہار کا اس ہے۔ جاتی ہوتی گہری اداسی خیالات کے تک کشی خود میں لاشعور کے ۔اس ہے کرتی حرکتیں معمولی غیر کر ہو شکار کا اضطراب چھڑانے جان سے شہباز وہ اور ہے گیا دکھایا کردار باہمت ایک کہ چوں کو شمسو ۔ ہیں لگتے پنپتے سے جس اٹھاتی نہیں اقدام ایسا کوئی وہ لیے اس ہے جاتی چلی کرنے تک بات سے اس خود لیے کے ہے۔ کرسکتا بھی حرکت معقول غیر ایسی کردار کمزور کوئی دیگر بصورتِ ہو۔ نقصان جانی اسے

"چادریں کی آئینوں میں کھیتوں اور ڈالا دھو کو پہاڑوں نے رت برکھا جب میں شروع کے بھادوں نفرت سے والدین اپنے اسے ۔ گئی کر اختیار صورت کی کرب بیان ناقابلِ اداسی کی شمسو تو جمادیں کے شہباز تنہائیاں کی اس لیکن گئی رہ تنہا کر جھڑک طرح بے کو سہیلیوں ۔ لگی ہونے محسوس روز جس اور تھیں لبریز سے پھبتیوں کی جوانوں دوسرے کے گاؤں اور پرچھائیوں کی پیکر ڈراؤنے کہ کرلیا تہیہ نے اس تو ہے ہوگیا ہوش بے بیٹھے بیٹھے پر پلنگ بعد کے عصر شہباز کہ ہوا معلوم اسے نہ کو دستگیری کی اس بھی کوئی اگر اور دے اگل ابال را کاسا سینے اپنے سامنے کے امی یا راجو آج نا عاقب کی والدین رحم بے اور لگے نوچنے بال اور پیٹنے اور چیخنے کر چڑھ پر چھت تو پہنچے نیچے سے پر کگر کسی یا مرے جل گرکر میں تندور بھڑکتے ،پیٹتی ڈھنڈورا میں دنیا ساری کا اندیشی اندھیری کھاڑی میں کود جائے۔" (17)

ایک جو ہیں ارمان وہ آنسو کے اس - ہے بھیک کی زندگی درحقیقت بھیک کی رحم سے شہباز کی شمسو
کا اس لیکن ہے نہیں معیوب بھی کچھ میں اس ہیں۔ میں تلاش کی حیات شریکِ مند صحت اور مضبوط
کیجیے ملاحظہ ہے۔ قبول ناقابلِ لیے کے معاشرے اظہار:

کے ستار جیسے ،تھا ترنم سا گھٹا گھٹا میں واز کی شمسو ہوں آئی مانگنے بھیک کی رحم سے تم میں"
کسی ،پھیلایا نہیں ہاتھ سامنے کے کسی تک آج نے میں نکلے۔ نغمہ رکا رکا کوئی سے تاروں ڈھیلے
اپنی ہوں--- آئی مانگنے بھیک سے بیٹے کے چچا مرحوم سے---اپنے تم میں مگر ، مانگی نہیں بھیک سے
(18)"بھیک۔ کی ---امنگوں اپنی ، بھیک کی زندگی

دکھایا ہوتے سچ تحت کے جبر معاشرتی کو شادی امکان از بعید میں"کرن" نے قاسمی ندیم احمد جہاں
سسرال کو"گلزار" دلھن نویلی نئی بالکل ایک والی بندھنے میں ازدوج رشتہ میں " تکمیل" افسانہ وہیں ہے
آزار روحانی لیے اس گلزار ہے۔ دکھایا سرگرداں میں تلاش کی محبت گزشتہ اپنی اور مطمئن غیر میں
و مال جو ہے گئی کردی سے شخص ایسے خلاف کے مرضی کی اس شادی کی اس کہ ہے مبتلا میں
رکھنا دل کا دلھن اور سمجھنا کو ت جذبا لیکن ہے ہوتا مضبوط زیادہ سے محبوب کے اس تو میں دولت
غریب ایک کے گاؤں اپنے جو ہے لڑکی ذہین اور خوبصورت ایک گلزار ہے۔ نہیں بات کی بس کے اس
ہے۔وہ لڑکا غریب مزاج شاعر اور النفس شریف لکھا پڑھا حبیب ہے۔ کرتی محبت سے حبیب ،لڑکے
اور ہے ہوتی متاثر سے شاعری اور صلاحیتوں تخلیقی کی اس گلزار - ہے منشی میں مدرسے ایک
سکتی رہ خوش میں سکھ دکھ ہر ساتھ کے اس وہ اور ہے لیے کے اس شعر ہر کا گلزار ہے لگتا اسے
تخلیقی میں صوبیدار ہیں۔ دیتے کر سے صوبیدار امیر ایک شادی کی اس والدین کے گلزار ،تاہم ہے۔
کہ چوں ہے۔گلزار نہیں سلیقہ بھی بالکل کا اظہار کے جذبات اسے اور ہیں برابر کے ہونے نہ صلاحیتیں
ناموس و عزت کی والدین ، دباؤ معاشرتی پر اس اور ہے چکی بندھ میں بندھن کے شادی ساتھ کے اس
مبتلا میں اذیت ذہنی سخت وہ لیے اس ہے نہیں چارہ کوئی سوا کے داری پاس کی رشتے مقدس اس اور
دان سنگار وہ اسے تاکہ ہے بڑھتی جانب کی گھر کے حبیب وہ کر توڑ کو رکاوٹ ہر آخر ہے۔ ہوجاتی
کشمکش نفسیاتی کی اس حرکت یہ لیے کے گلزار تھا۔ دیا میں تحفے اسے نے اس جو کرسکے واپس
باوجود کے خدشات تر م تما کا گلزار - دیتی نہیں بھولنے کو حبیب اسے جو ہے کوشش کو بچنے سے
تھکن نفسیاتی شدید درحقیقت ، کرنا واپس نشانی کی حبیب نکلنااور سے گھر کر لگا پر داؤ کو عزت اپنی
دولت مال میں رشتے کیا کہ ہے تا اٹھا سوال یہ سے حوالے تانیثی افسانہ یہ ہے۔ علامت کی ناامیدی اور
و تلاش کی مستقبل لیےبہتر کے اولاد کی والدین کیا ؟ ہیں رکھتے قیمت زیادہ سے جذبات کے بچوں
میں دونوں ان ؟ ہے عمل درست کردینا رد مقابل کے جذبات کے اولاد کو جذبات کے محبت اور جستجو
قبول کو رشتے اس وہ کہ ہے درست عمل طرزِ یہ کا گلزار کیا ؟ ہے جاسکتا کیا قائم توازن طرح کس
میں یاد کی اور کسی کر رہ جدا بالکل سے اس بعد کے کرنے قبول اور کرے نہ احتجاج قبل سے کرنے
وہ سے وجہ کی جس ہے گیا دکھایا لڑکا شناس حقیقت ایک حبیب میں ؟افسانے کرلے اجیرن زندگی اپنی
حقیقت اس بھی کو گلزار ہےاور کرتا انتخاب کا راہ درست بجائے کے ہونے پاگل میں چاہت کی گلزار
ہے کرتا کوشش کی باورکرانے کو:

ہر تنخواہ کی اس ہوں۔ منشی میں مدرسے میں اور ہے صوبیدار میں فوج شیرن کہ ہے بات سی اتنی"
کسی کبھی دولھا غریب اور بڑھتا نہیں آگے سے تیس کر مر میں اور ہے جاتی تک سینکڑوں مہینے
نہیں منظور بھی کو بھکاریوں ان وہ بات۔ کی دور ہی ہے تو داماد غریب ، کیا نہیں پسند تک آج نے لڑکی
سڑے کے گھر گھر کھانا کا جن اور ہیں جلاتے جھنکاڑ جھاڑ میں کٹیاؤں کو راتوں جگہ کی چراغ جو
ور ہےا سنتا کون تمھاری ہماری ! گلزار پیاری تو تم اور ہم گئے رہ ہے۔اب ہوتا مشتمل پر ٹکڑوں بسے
(19)" ۔ سنتا نہیں کوئی کی کروڑوں اور لاکھوں ہزاروں کہ جب میں زمانے

سے والدین اور رخصت سے گھر کو گلزار جو ہے گیا دکھایا عورت دل نیک ایک کو ساس کی گلزار
ان گلزار کہ ہے یہ حقیقت لیکن ہے سمجھتی مبتلا میں تکلیف اور چین بے سے وجہ کی دوری اچانک
اس ہے۔ مبتلا میں کسک اور خوف کے دوری کی بھر عمر سے حبیب محض کر ہو زار بے سے سب
کی اس حالت پر نیک دل ساس کا رد عمل ملاحظہ کیجیے :

کے ۔۔دلھنوں ۔ کے گھبراہٹ مارے ہے رہی کانپ دلھن تو بیٹھو۔۔۔دیکھو کر ہٹ ہٹ کے خدا واسطے"
کے گلزار وہ ،ٹھہراؤسا ایک ،ہے ہوتا سا سکون ایک جو روز پہلے بھی میں گھونگھٹوں ریشمی
ہوئی پڑی پر جسم سارے کے اس ، تھا موقوف کیا پر ہی گھونگھٹ ایک اور تھا۔ پید نا میں گھونگھٹ
تھیں۔ رہی اٹھ لہریں بھی میں ذہن گلزارکے پرے سے شال اور تھیں۔ رہی اٹھ لہریں میں شامل گلابی
"(20)

انسانیت ڈوبتی اور پرستی مادہ پھیلتی میں دنیا وہ میں جس ہے نہیں خالی سے حقیقت بھی بیان یہ کا حبیب
کو لوگوں تو ہو نہ میسر حالی خوش معاشی اور جائیں بھی ہو شادیاں کی محبت ہے۔جذباتی کرتا بات کی
محبتیں گزشتہ اور ہیں لگتے آنے نظر عیب میں دوسرے ایک کر پھنس میں مسائل اورمعاشی غربت
آمادہ زوال معاشی ایسے پاکستان تاحال شادیاں خاندانی کہ ہے وجہ یہی ہیں۔ جاتی بدل میں پچھتاوے
ہیں۔ کامیاب زیادہ سے شادیوں کی محبت میں ممالک

کاغذ اور اڑگئی خوشبو جب گیا۔ رہ باقی جسم اور گئی مٹ روح جب ہیں ہوئے پیدا میں زمانے ایسے ہم"
نے فرشتوں کہ کہتا نہیں کوئی یہ کر دیکھ کو تاروں اب لگے۔ جانے سجائے گلدستے سے پھولوں کے
ہم یا ہے۔ گیا بکھر کر ہو موتی موتی ہار لڑا ست کا حور کسی یا ہے کردیا چھڑکاؤ کا قطروں کے چاندی
(21)" ہیں۔ مسکرارہی میں جھروکوں کے جنت روحیں ہوئی بچھڑی سے

ہنگاموں کے جوتقسیم ،ہے داستان کی عورت بس بے اور مظلوم ایک "چڑیل" کہانی کی قاسمی ندیم احمد
ہے۔ لیتی پناہ میں آغوش کی پہاڑی کالی ایک دور کچھ سے آبادی انسانی بعد کے لٹوانے عزت اپنی میں
حالت اسی ۔ ہیں گزرتی میں سوگ کے جانے لٹ بار گھر اور عزت ،بچھڑنے سے اپنوں راتیں کی اس
سن چیخیں کی ہے۔اس روتی اور مارتی چیخیں میں آواز بلند وہ اور ہے ہوجاتا سوار پن پاگل پر اس میں
ہے بتاتا مُراد نوجوان ایک بعد کے عرصے کچھ ہیں۔ سمجھتے چڑیل اسے لوگ لوح سادہ پرست توہم کر
سیاہ کے جس عورت خوبصورت بہت ہے؛ایک انسان نہیں چڑیل وہ اور ہے دیکھا اسے نے اس کہ
سب کہ ہے سناتا میں انداز اس کچھ داستان کی حسن کے اس وہ ہے۔ روشن چہرہ اور لمبے بال گھرے
ہندو وہ کہ ہے جاتا یہ تاثر عمومی تو ہے بندیا پر پیشانی کی اس کہ بتاتاہے وہ جب ہیں۔ ہوجاتے مبہوت

خدمت کی اس کو لوگوں ہوئے سمجھتے مجذوب اور سنت سادھو اسے صاحب مولوی کے مسجد ہے۔
رکھاجانے کھانا پر جگہ مخصوص لیے کے اس سے گھر کسی نہ کسی دن ہر اور ہیں دیتے دعوت کی
جاتے کاٹے چلے لیے کے کرنے طلب رحمتیں سے اس بچنےاور سے قہر کے اس میں آبادی ۔ ہے لگتا
لوگ کچھ ےمیں بار کے جس خاتون وہ ۔یوں ہیں جاتے پڑھے وظیفے اور ہیں ہوتے تقسیم تعویزات ،ہیں
ہے۔ ہوجاتی غائب سے ے پرد اچانک ، مجذوب یا ہے چڑیل وہ کہ پارہے کر نہیں فیصلہ یہ بھی اب
میں شکل کی اس اور سکے ڈھونڈ اسے تاکہ ہے جاتا آگے مراد اور ہیں نکلتے میں تلاش کی اس لوگ
سے ان ، ہیں ہوسکتی پرنازل دیہات مصیبتیں جو پر کرپانے نہ خدمت کی اس یا رحمتیں جو پر آبادی
لیکن ہے چکی چڑھ بھینٹ کی مراد کہ ہے لگتا کو آبادی تو آتا نہیں واپس تک دیر کچھ مراد جاسکے۔ بچا
لیکن جاگتی جیتی بظاہر کو بچے اس ۔ ہے ہوتا نمودار اٹھائے پر ہاتھوں کو نومولود ایک وہ اثنا دریں
رہ درمیان کے پتھروں ان کر لٹا کچھ سب اپنا میں فسادات جو ہے دیا جنم نے خاتون ہوئی مری سے اندر
کو بچے نوزائیدہ پر ہاتھوں ہے۔ ہوتا محسوس تحفظ زیادہ سے انسانوں اسے درمیان کے جن ہے رہی
کر زخموں کے انسانیت ، ہے رہا جھنجوڑ کو ضمیر کے انسانوں جو کیجیے ملاحظہ بیان کا مراد اٹھائے
نو ِ حیات ، بچہ میں ہاتھ کے اس ہے۔ رہا کر کوشش کی نے کر برپا ارتعاش میں اورفکر ہے رہا کرید
ہے۔ التجا کی رحم سے انسانوں اور امید کی
تم :تھا رہا کہہ وہ اور تھا کھڑا اٹھائے پر بازوؤں کو بچے نوزائیدہ ہوئے روتے ایک مراد سامنے"
کی چیت پچھلے ہے۔ انسان نیا ایک تو یہ ہے۔ بات کونسی کی حیرانی میں اس پر ہودادا؟ رہے ہو حیران
کیوں باد مبارک کو دوسرے ایک تم ہے۔ کاجوہر لہو ہوئے بہے منوں یہ ہے۔ دیا جنم اسے نے حیوانیت
لیتے نہیں کیوں ہاتھ ہاتھوں تم کو انسان نئے اس ہوئے نکلے سے کوکھ کی انسانیت دیوانی ۔ دیتے نہیں
کی دھرتی کہ بتاتے نہیں کیوں یہ کو دنیا ساری ہوکر کھڑے پر چوٹی اس اور آکر پاس میرے تم اور
تھا۔ نشان کا بندیا تو پر ماتھے کے عورت اس مگر ہے۔ اٹھا چمک پھرسے سیندور کا مانگ ہوئی اجڑی
"ہے۔ ٹکڑا کا چاند تو ماتھا کا بچے مگر" پکارا مراد اور اچھالا اعتراض ایک نے جی مولوی سے نیچے
"کی۔ سرزنش کو دنیا ساری جیسے نے جی مولوی !ہیں ہوتے ہی ایسے بچے کے چڑیلوں (22)
ہے جو ہے ہوجاتا ختم ہوئے بناتے ہدف کو قبول و رد میں ے معاشر کے خواتین ایسی افسانہ یہ یوں
کس جانے نہ وہ اب اور ہے ہوچکا ختم سب بار گھر ،ہیں چکی پٹ لٹ میں تناظر کے تقسیم ،ہیں آسرا
تمام بمشکل سہارا اور کوئی کا جینے یا حیات ِ شریک کو خواتین ایسی ۔ ہیں رہی دے جنم کو بچے کے
آواز میں حق کے ان شخص کوئی ایسا مراد ۔ ہیں گزرتی سے مسائل نفسیاتی شدید وہ اور آتاہے میسر ہی
جاتا۔ کیا نہیں قبول اسے یا ہے جاتی دی دبا آواز کی اس تو بھی اٹھائے

جات حوالہ:
1.ندیم احمد ،قاسمی ،پاس آس ،لاہور: اساطیر، 1995، ص: 10
2.ایضاً، ص:10
3.ایضاً
4.ایضاً، ص:11

GUMAN گمان
VOL 7, ISSUE 3, 2024
E(ISSN) 2709-4162, P(ISSN) 2709-4154
https://guman.com.pk/index.php/GUMAN

5.ایضاً، ص:26
6.ص:29
7.https://www.psychologytoday.com/us/blog/the-young-and-the-restless/201109/limerence-when-is-it-more-than-heartbreak
8.ص:31
9.https://www.unicef.org/tajikistan/press-releases/malnutrition-mothers-soars-25-cent-crisis-hit-countries-putting-women-and-newborn.
10.احمد ندیم قاسمی، آس پاس، لاہور: اساطیر، 1995، ص:32
11.ایضاً، ص: 32
12.ایضاً، ص:34
13.ایضاً،ص:35
14.ایضاً، ص:41-42
15.ایضاً، ص:58
16.ایضاً،:59
17.ایضاً، ص:66
18.ایضاً، ص:70
19.ایضاً، ص:91
20.ایضاً، ص:87-86
21.ایضاً، ص:94
22.ایضاً، ص:117
23.ایضاً،ص:135

References

1.Ahmad Nadeem Qasmi, Aas Paas, Lahore: Asatir, 1995, page: 10
2.Ibid, page: 10
3.Ibid
4.Ibid, page: 11
5.Ibid, page: 26
6.Page: 29
7.https://www.psychologytoday.com/us/blog/the-young-and-the-restless/201109/limerence-when-is-it-more-than-heartbreak
8.Page: 31
9.https://www.unicef.org/tajikistan/press-releases/malnutrition-mothers-soars-25-cent-crisis-hit-countries-putting-women-and-newborn.
10.Ahmad Nadeem Qasmi, Aas Paas, Lahore: Asatir, 1995, page: 32
11.Ibid, page: 32
12.Ibid, page: 34
13.Ibid, page: 35

GUMAN گمان
VOL 7, ISSUE 3, 2024
E(ISSN) 2709-4162, P(ISSN) 2709-4154
https://guman.com.pk/index.php/GUMAN

14.Ibid, pages: 41-42
15.Ibid, page: 58
16.Ibid, page: 59
17.Ibid, page: 66
18.Ibid, page: 70
19.Ibid, page: 91
20.Ibid, pages: 87-86
21.Ibid, page: 94
22.Ibid, page: 117
23.Ibid, page: 135